البانیا کے وفد کی ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں ملک البانیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

امسال البانیا سے 48 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا جس میں 19 احمدی اور 29 غیر احمدی البانین تھے۔ یہ لوگ بذریعہ بس 43 گھنٹوں کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ ان میں حکومت کی طرف سے بھی دو نمائندگان آئے تھے جن میں Mrs. Loreta Konomi, Chairman of State Committee on Cults اور Mr. Servet Gura جو اسی ادارہ کے Board کے رکن ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب سے حال دریافت فرمایا اور اس کے بعد Committee on Cults کی صدر صاحبہ نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ البانیہ میں یہ ادارہ حکومت اور مذہبی اداروں کے مابین Co-ordinator کا کام کرتا ہے اور ملک میں مذہبی رواداری کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات لیتا ہے۔

☆ **موصوفہ نے حضور انور سے سوال کیا کہ مذہبی رواداری کے قیام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کیا کام کر رہی ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** اگر آپ میرا کوئی لیکچر سنیں جو میں مختلف سیمیناروں میں کرتا ہوں تو اس سوال کا جواب مل جائے گا۔ ہم مذہبی امن کے قائل ہیں۔ تمام مذاہب کو اکٹھے بیٹھ کر تبادلہ خیالات کرنا چاہئے۔ ہم کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں جن میں مختلف مذاہب کے علماء کو مدعو کرتے ہیں، ان کا استقبال کرتے ہیں اور انہیں اسلام کی امن پسند تعلیم سے روشناس کرتے ہیں۔ اور یہ ہماری کوئی آج کی کوشش نہیں بلکہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقاعدہ ایک کتاب ہے جو آپ کا ایک جلسہ بین المذاہب کے موقع پر لیکچر تھا۔ بعد میں آپ علیہ السلام کا یہ خطاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے عنوان سے کتاب کی صورت میں شائع ہوا۔ یہ کتاب آپ ہمارے مرکز سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم انسانی اقدار کے قائل ہیں اور اسلام کے حوالہ سے ان کو پھیلاتے ہیں۔ اگر انسانی اقدار نہ ہوں تو مذہب کی صحیح رنگ میں پابندی نہیں کی جا سکتی ہے۔

☆ اس کے بعد موصوفہ Mrs. Konomi **نے سوال کیا کہ آج کل دنیا میں دہشت گردی بہت پھیل رہی ہے، خصوصاً نوجوان طبقہ اس طرف مائل ہو رہا ہے۔ آپ کی جماعت اس مسئلہ کو حل کرنے میں دعاؤں کے علاوہ جو آپ کرتے ہیں، عملاً کیا اقدام کرتے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اسلام کا حقیقی پیغام غیر احمدی مسلمانوں تک بھی پہنچائیں۔ ہم اپنی امن کانفرنسوں میں غیر احمدی مسلمان احباب کو بھی مدعو کرتے ہیں۔ ہم کسی کو زبردستی تو نہیں منوا سکتے۔ نہ ہی ہمارے پاس کوئی حکومت ہے کہ ہم حکومتی سطح پر اپنا ماڈل پیش کر سکیں۔ لیکن ہماری استعداد اور وسائل کے مطابق ہم اس مسئلہ کی اصل حقیقت مسلمانوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم اپنی جماعت میں بھی صحیح اسلامی تعلیم راسخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کوئی احمدی نوجوان شدت پسندی نہیں اختیار کرتا۔

بعد میں موصوفہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:۔ میں نے حضور انور کی لجنہ کی مارکی میں بیان فرمودہ خطاب کو بھی سنا اور اختتامی خطاب کو بھی۔ میں حضور انور کے اختتامی خطاب سے خاص طور پر بہت متاثر ہوئی۔ آج کی دنیا میں جب کہ ہر طرف جنگ وجدال کی بات ہو رہی ہے اور اتنے مضبوط اور مستحکم انداز میں امن کی تعلیم کو پھیلانا یقیناً قابل تحسین ہے۔ مجھے حضور کی یہ بات بہت پسند آئی کہ ایک عورت کو سب سے زیادہ اپنے بچوں کی تربیت کی فکر کرنی چاہئے۔

☆ Rexhep Doka صاحب البانیا کے ایک غیر احمدی مسجد کے امام ہیں۔ موصوف نے دورانِ ملاقات اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ 41 ہزار سے زائد افراد تین دن تک جمع رہے اور کسی بھی قسم کی بدمزگی کا احساس نہیں ہوا۔ یہ یقیناً قابل تحسین ہے۔

حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کی مسجد میں اس طرح کے جلسہ ہوتے ہیں؟ موصوف نے کہا کہ اتنی تعداد میں تو نہیں ہوتے اور اس منظم انداز میں بھی نہیں ہوتے۔

☆ البانیا سے آنے والے ایک مہمان Dalip Gjergji صاحب جو گزشتہ سال بھی جلسہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضور نے ان سے پچھلے سال اور اس سال کے جلسہ میں فرق کے بارہ میں پوچھا۔

موصوف نے کہا: دونوں دفعہ وہ جلسہ سے بہت متاثر ہوئے اور حضور انور کے خطابات نے ان کے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے جس کی وجہ سے موصوف نے جلسہ کے آخری دن بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی جبکہ ان کے بیٹے جو کہ اس ملاقات میں موجود تھے، نے پچھلے سال بیعت کی۔ حضور نے ان کو ایمان و استقامت کی دعا دی۔

☆ اس کے بعد Rexhep Doka صاحب نے **حضور سے سوال کیا کہ پیشگوئیوں میں لکھا ہے کہ امام مہدی آئیں گے اور چند سال دنیا میں رہیں گے اور اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ لیکن آپ مانتے ہیں کہ وہ آچکا ہے تو ابھی تک قیامت کیوں نہیں آئی؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ قیامت کب آئے گی اس کا معین علم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں بتایا۔ آپ ﷺ نے بھی فرمایا کہ میں صرف چند نشانیاں ہی بتا سکتا ہوں۔ نیز اگر امام مہدی نے قیامت کے اتنا قریب آنا تھا تو وہ کیا کام کرے گا؟ جب وہ البانیا آئے گا تو وہاں کے لوگوں کو کہے گا کہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ابھی مجھے افریقہ کے جنگلوں میں بسنے والے لوگوں کے پاس بھی جانا ہے۔ پھر مسیح موعود کہے گا کہ مجھے صلیبیں بھی توڑنی ہیں اور پھر خنزیروں کو قتل کرنا ہے۔ اب جرمنی میں ہی خنزیروں کے اتنے فارمز ہیں کہ اسی میں اس کا وقت صرف ہو جائے گا۔ اس طرح سے قرب قیامت میں آکر وہ کیا کرے گا؟ دوسری طرف دنیا کی حالت دیکھیں کہ اخلاقی لحاظ سے کتنی بگڑتی جا رہی ہے۔ اتنے کم وقت کے لئے آکر امام مہدی نے کیا کام کرنا ہے۔ حشر کے دن جب اللہ تعالیٰ لوگوں سے پوچھے گا کہ کیوں ایمان نہیں لائے تھے تو وہ تو کہیں گے ہمارے پاس امام مہدی تو آیا ہی نہیں تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ قرآن مجید کی سورہ تکویر میں بھی امام مہدی کے آنے کی علامات کا ذکر ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی علامات قیامت کی بیان فرمائی ہیں۔ ان سب کو پڑھنا چاہئے اور عقل کی روشنی میں جائزہ لینا چاہئے۔ جیسے دجال کی اور دجال کے گدھے کی پیشگوئی ہے اور سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کی پیشگوئی ہے جس کا ذکر میں نے جلسہ میں بھی کیا تھا اور بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں یہ پوری ہوئی اور اس خبر کو اس وقت کے مشرق و مغرب کے اخباروں نے شائع بھی کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اسی طرح یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ امام مہدی کا ظہور ایسے وقت میں ہونا تھا جب دنیا ترقی کر چکی ہوتی۔ علم پھیل چکا ہوتا۔ لوگوں میں عقل کی روشنی میں استنباط کرنے کی صلاحیت بڑھ جائے گی۔ امام مہدی کے متعلق پیشگوئیوں کو لفظاً لفظاً نہیں لینا چاہئے بلکہ علم اور عقل استعمال کرتے ہوئے ان استعارات میں موجود حقیقت کو پہچاننا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جبکہ لوگوں کا علم اتنا وسیع نہیں ہوا تھا، ان پیشگوئیوں کو استعارات کے رنگ میں ہی بیان کیا جا سکتا تھا۔

☆ اس کے بعد Marliglen Beja جو کہ ایک زیر تبلیغ مسلمان نوجوان ہیں، انہوں نے سوال کیا کہ کہا جاتا ہے کہ امام مہدی قیامت سے صرف 40 سال قبل آئے گا تو دور دراز ملکوں میں بسنے والے لوگوں کو اس کی آمد کا کیسے علم ہوگا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آج ہم البانیہ میں رہنے والے لوگوں نے ان کو قبول کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ میں نے یہی تو کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے ہوئے 14 سو سال گزر گئے اور ابھی تک قیامت نہیں آئی۔ اسی لئے آپ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں علم ہو گیا۔ تاہم آج بھی دنیا میں کئی ایسے دور دراز کے علاقے ہیں، افریقہ میں بھی اور دوسرے براعظموں میں بھی جن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام بالکل نہیں پہنچا۔ جنہیں اسلام کے بارہ میں کچھ علم نہیں۔ 14 صدیاں بہت لمبا عرصہ ہوتا ہے جبکہ امام مہدی کے متعلق تو آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کی آمد کے 40 سال بعد قیامت آجائے گی۔ اس طرح سے اس کو تو اسلام کی اشاعت کا بالکل بھی وقت نہیں ملے گا۔ اسی طرح یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کوئی دو مختلف اشخاص نہیں بلکہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں موجود ایک دوست Ferit Bixi صاحب سے استفسار فرمایا کہ آپ پہلی بار جلسہ پر آئے ہیں؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ وہ پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ نیز انہوں نے جلسہ سالانہ کے نہایت اعلیٰ انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے حضور انور اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ وہ حضور انور کے روبرو بیٹھے ہوئے ہیں۔

☆ موصوف نے کہا کہ مجھے دین کا زیادہ علم نہیں۔ اور میرے سے پہلے دونوں دوستوں نے ماضی کے حوالے سے سوالات کئے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ مستقبل کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد دراصل اسلام کے مستقبل کے لئے ہے جبکہ مادی ترقیات کے ساتھ حقیقی اسلام کا پیغام ساری دنیا میں پھیلنا تھا۔ اب امام مہدی

کے ذریعہ ہی، یعنی جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ چنانچہ دنیا کے دور دراز علاقوں میں بھی لوگوں نے اسلام احمدیت کو قبول کیا، جن میں عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی شامل ہیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردوں کو مصافحہ اور وفد کے تمام احباب کو تصاویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

تصاویر کھنچواتے وقت حضور انور نے Rexhep Doka صاحب سے کہا کہ آپ ایک مسجد کے امام ہیں۔ مسجد میں آنے والوں کو بنیادی امور کی طرف خاص طور پر توجہ دلائیں کہ لوگوں کے ساتھ کیسے امن کے ساتھ رہنا چاہئے، انسانی اقدار کو کیسے قائم رکھنا چاہئے۔

☆ وفد کی ایک اور ممبر Kadrie Shparthi صاحبہ کے متعلق البانیا کے مبلغ نے بتایا کہ انہیں کینسر ہے اور حضور سے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ فضل فرمائے'۔

☆ ایک بچے عزیزم Geri Kosturi کے متعلق مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ انہیں بولنا نہیں آتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کے گال پر ہاتھ پھیرا اور اسے دعا دی۔

☆ مبلغ نے وفد میں شامل ایک دوسرے بچے عزیزم Flogert Ramaj کے متعلق بتایا کہ وہ بہت زیادہ ہکلاتے ہیں۔ حضور انور نے اس بچہ کو بھی دعا دی۔

☆ دوران ملاقات ایک بچی ہالا احمد حضور انور کے پاس آئی اور حضور کے قدموں میں بیٹھنا چاہا۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت اس بچی کو اجازت دی۔ چنانچہ ملاقات کے دوران یہ بچی وہیں بیٹھی رہی۔

یہ ملاقات بارہ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔